91142- جدید قسم کے ترانے اور جائز اشعار کی شروط

سوال

کیا تصاویر اور ویڈیو پر مبنی ترانے اور اشعار جائز ہیں، اور کیا یہ کفار کے گانوں سے مشابہ نہیں ؟
اور کیا ویڈیو اور بے پردعورتوں کا چہرہ اور ہاتھ اور پرفتن آواز ظاہر کرنا، اور داڑھی منڈے ہوئے مردوں کا ویڈیو میں آنا جائز ہے ؟
اسکا جواب دینے پر اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

اول :

آج کل کے اشعار اور ترانے و نظمیں پہلی جیسے نہیں رہے، بلکہ اس میں بہت تبدیلی آ چکی ہے :

بہت افسوس ہے کہ اشعار اور اشعار پڑھنے والوں کی حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے، پہلے تو اشعار و نظموں اور ترانے ایمانی و جھادی یا علمی معانی اپنے اندر سموئے ہوتے تھے، لیکن اب اکثر طور پر تو یہ فاسق و فاجر قسم کے لوگوں کے گانوں سے مشابہ ہو چکے ہیں، کہ اس میں آواز بہت زیادہ سریلی اور باریک استعمال کی جاتی ہے، اور پھر اشعار پڑھنے والی کی تصویر بھی کیسٹ کے اوپر لگی ہوتی ہے، اور اس کے ساتھ ویڈیو بھی بنائی جاتی ہے. جس میں بہت ساری شرعی مخالفتیں پائی جاتی ہیں، مثلا عورتوں اور فاسق و فاجر قسم کے افراد کی موجودگی، اور پھر اس میں موسیقی و مختلف قسم کے گانے بجانے کے آلات استعمال کیے جاتے ہیں.

اور سب سے بہتر اسے شمار کیا جاتا ہے جو اپنی آواز میں موسیقی والا لہجہ اور اس میں موسیقی بھی استعمال کرے، اور یہ اشعار کسی بھی معانی کو شامل نہیں، بلکہ آج تو وہ اشعار و ترانے تلاش کیے جاتے ہیں جس میں سریلی آواز اور لب و لہجہ موسیقی و گانے والا ہو، وگرنہ مجھے ذرا یہ تو بتائیں کہ کس طرح انگلش میں اشعار کہے جاتے ہیں، اور اسے سننے والے اس کے گرد جھومتے ہیں، لیکن انہیں اس میں اسکا ایک حرف بھی سمجھ نہیں آتا ؟ !

اس وقت تو یہ اشعار و نظمیں دوسری علمی اور مفید جائز اشیاء پر چھا چکے ہیں، اور خاص کر لوگ قرآن مجید کی تلاوت کو چھوڑ کر ترانے اور نظمیں سننے کی کوشش کرتے ہیں، اور اسلامی دنیا میں اس وقت یہ چیز بہت عام ہو چکی ہے، اور ان نظموں و ترانوں کو ریکارڈ کروانے والی ٹیموں کی ایک ہی لباس میں تصاویر اخبارات اور میگزین میں نشر کرنے میں ذرا بھر تردد نہیں کیا جاتا، کہ ان افراد کے چہروں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقہ کی کئی طرح سے مخالفت ٹپک رہی ہوتی ہے، کہ انہوں نے داڑھیاں منڈوا رکھی ہوتی ہیں.

لیکن اس سے بھی افسوس اس بات پر ہے کہ جنہیں اللہ تعالی نے بہت اچھی اواز جیسی نعمت سے نوازا تھا اور وہ قرآن مجید کو بڑے سوز کے ساتھ تلاوت کرتے تھے وہ بھی ان اشعار کے پیچھے بھاگ کھڑے ہوئے ہیں، اللہ نے انہیں خشوع و خضوع سے تلاوت کرنے کا ملکہ عنائت کیا تھا جس سے دلوں میں خوف الہی پیدا ہو جاتا تھا، اور دل غمزدہ ہو کر آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے تھے، تو انہوں نے ان نظموں اور ترانوں کے پیچھے پڑھ کر معیوب قسم کی کیسٹیں ریکارڈ کروائی ہیں، جو ان کے شایان شان اور مقام و مرتبہ کے خلاف ہیں، ان میں کوئی ایک شخص داڑھی منڈے فاسق و فاجر افراد کے ساتھ مل کر ریکارڈنگ کرواتا ہے، بلکہ کہیں تو ویڈیو میں تو کسی عورت کی تصویر کے ساتھ شعر ظاہر ہوتے ہیں، اور اس میں اشعار پڑھنے والے کے چہرہ پر کیمرا فٹ کر کے اسے اور قریب کر کے دکھایا جاتا ہے. جس میں وہ بڑی خوبصورت و جمیل صورت میں پیش کیا جاتا ہے. جس میں وہ گانے والوں کی نظروں جیسی نظر کر کے دیکھتا ہے جو شہوت انگیزی سے بھرپور ہوتی ہے.

ہم اس میں کوئی مبالغہ نہیں کر رہے، اور نہ ہی بغیر واقعہ کے کوئی بات کر رہے ہیں، بلکہ فی الواقع ایسا ہی ہے، ان اشعار گانے والوں نے اپنی جو تصاویر اور موبائل نمبر تک نشر کر رکھے، انہیں علم ہے کہ عورتیں ان کی بنا پر فتنہ میں پڑی ہوئی ہیں، اور انہیں یہ بھی علم ہے کہ انکی حرکات و سکنات اور انکی نظریں، اور انکی تصاویر نے بشر انسانی کی اس صنف نازک کے ساتھ کیا کچھ کر کے رکھ دیا ہے، اور افسوس ہے کہ ان تصویر والی نظموں اور ترانوں میں کمی کی بجائے، دن بدن اضافہ ہو رہا ہے.

اسی لیے کچھ جلیل القدر علماء کرام جنہوں نے ابتدا میں ان نظموں اور ترانوں اور اشعار کو مباح کہا تھا، ان نظموں اور انہیں ریکارڈ کروانے والوں کے حالات کا علم ہوا تو یہ چیز انہیں بہت ہی بری لگی، یہ تو ویڈیو سے قبل کی بات ہے تو ان علماء کرام نے اپنے اس مباح قول سے توقف کرتے ہوئے رجوع کر لیا، یا پھر اس کے جواز و مباح کے لیے شروط کر دی ہیں، ان جلیل القدر علماء کرام میں محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ شامل ہیں.

1- شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" میری رائے یہ ہے کہ اسلامی نظمیں اور اشعار و ترانے پہلے سے بہت بدل چکے ہیں، اور اپنے حالت میں نہیں رہے، پہلے تو پرفتن آوازیں نہیں تھے، لیکن اب تو ان پرفتن آوازوں میں سامنے آ رہے ہیں کہ الامان والحفیظ، اور فاسد و خبیث قسم کے نغموں پر گائے جانے لگے ہیں، کہتے ہیں کہ اس میں دف بجائی جاتی ہے، یہ سب کچھ اسکا متقاضی ہے کہ انسان ان سے دور رہے، اور اجتناب کرے.

لیکن اگر ہمارے پاس کوئی ایسا شخص آئے تو یہ نظمیں اور ترانے کسی ہدف کی بنا پر پڑھتا ہو، اور اس میں کوئی خراب و لئیم امور نہ ہوں، اور بغیر کسی موسیقی اور گانے بجانے کے صرف اکیلے اسی کی آوازیں ہوں، تو اس میں کوئی حرج نہیں.

حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ بھی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اشعار پڑھا کرتے تھے "

دیکھیں: دروس وفتاوی الحرم المدنی سوال نمبر (18) سال (1416) ہجری.

2- اور رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" اسلامی اشعار (ترانے اور نظمیں) کے متعلق کلام بہت زیادہ بڑھ گئی ہے، اور میں نے انہیں (اشعار و ترانے) بہت مدت سے نہیں سنا، جب یہ ابتدا میں سامنے آئے تو ان میں کوئی حرج نہیں تھا، نہ تو اس میں دف کا استعمال ہوتا تھا، کہ اس سے فتنہ و فساد کا ڈر ہو، اور نہ ہی یہ حرام گانوں کی طرز و لہجہ میں پڑھے جاتے تھے.

لیکن اب اس میں جدت اور اور ترقی ہو چکی ہے، اور اس میں آواز ہوتی ہے، ہو سکتا ہے یہ دف کی آواز ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ دف نہ ہو بلکہ کسی اور چیز کی آواز ہو، اور اسی طرح اس میں ترقی اور تطور کے بعد اب ایسی آواز کو اختیار کیا جاتا ہے جو خوبصورت اور پرفتن ہو.

پھر اس میں یہ جدت بھی آ چکی ہے کہ اب تو یہ اشعار (ترانے) حرام گانوں کے لہجہ و طریقہ پر گائے جانے لگے ہیں، اس لیے اس کے متعلق دل میں کچھ پریشانی سی پیدا ہو گئی ہے، کسی انسان کے لیے ممکن نہیں کہ وہ ہر حال میں اس کے جائز ہونے کا فتوی جاری کرے، اور نہ ہی یہ فتوی دینا ممکن ہے کہ ہر حال میں یہ ممنوع ہیں.

لیکن اگر ان امور سے جن کا میں نے اوپر اشارہ کیا ہے یہ خالی ہوں تو یہ جائز ہیں، لیکن اگر اس میں دف بجائی جائے، یا پھر اس کے لیے پرفتن اور خوبصورت آواز اختیار کی جائے، یا یہ گرے پڑے اور غلط قسم کے گانوں کی طرز اور لہجہ و طریقہ پر گائے جائیں تو ان کا سننا جائز نہیں ".

دیکھیں: الصحوۃ الاسلامیۃ صفحہ نمبر (185).

3-اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں :

"اور جیسے آپ اسلامی اشعار (ترانے اور نظمیں) کا نام دیتے ہیں انہیں ان کے استحقاق سے بھی زیادہ وقت اور جھد و کوشش، اور تنظیم دی گئی ہے، حتی کہ وہ اس وقت ایک فن کی شکل اختیار کر چکے ہیں، اور اس نے تدریسی منہج اور سکول کی نشاط بن چکا ہے، اور ریکارڈنگ کمپنیوں والے بہت ہی زیادہ تعداد میں اسے فروخت کر رہے ہیں، حتی کہ اب تو گھروں میں اکثر کیسٹیں اسی چیز کی نظر آتی ہیں، اور بہت سے نوجوان لڑکے لڑکیاں اسی کو سننے میں مشغول ہیں، جس سے وہ اپنا اکثر وقت ضائع کر دیتے ہیں، اور قرآن مجید کی کسیٹ چھوڑ کر وہ انکی سماعت کرنے لگے ہیں، اور اس نے سنت نبویہ، اور تقاریر و علمی دروس و لیکچر کی جگہ لے لی ہے.

دیکھیں : البیان لاخطاء بعض الکتاب صفحہ نمبر (342).

4-اور شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب میں دو برس قبل دمشق میں تھا یہاں عمان آنے سے قبل کچھ مسلمان نوجوانوں نے اچھی معانی پر مبنی اشعار پڑھنے شروع کیے، اور اس میں انکی غرض و غایت اور مقصد صوفیوں کی مخالفت تھی، کہ بوصیری وغیرہ کے قصیدہ پڑھتے ہیں، اور ایک کیسٹ میں بھی یہ ریکارڈ کیے گئے، کچھ دیر ہی گزری کہ اس کے ساتھ دف بجانی بھی شامل کر لی گئی؛ اور پھر اسے شادی کی تقریبات میں اس بنا پر پہلی بار استعمال کیا کہ شادی بیاہ کی تقریبات میں دف بجانی جائز ہے.

پھر یہ کیسٹ لوگوں میں عام ہو گئی، اور اس کی کئی ایک کاپیاں کر لی گئیں، اور گھروں میں بھی اسکا استعمال ہونے لگا، اور دن رات تقریبات اور بغیر تقریبات کے یہ کیسٹ سنی جانے لگی، اور انکی تسلی و تشفی بن گئی؛ اسکا سبب صرف یہ تھا کہ شیطان کی چالوں ہتھکنڈوں کی بنا پر جہالت اور شہوت غالب آ گئی، جس نے انہیں قرآن مجید کو پڑھنا تو درکنار اس کے اہتمام اور تلاوت سننے سے ہٹا دیا، اور قرآن مجید ان کے ہاں بالکل مہجور بن گیا جیسا کہ درج ذیل آیت میں ہے :

.{اور رسول کہینگے : اے پروردگار میری قوم نے اس قرآن مجید کو چھوڑ رکھا تھا}.الفرقان (30).

دیکھیں : تحریم آلات الطرب صفحہ (182-183).

افسوس تو اس پر ہے کہ کچھ فتوی صادر کرنے والے تو یہ بھی فتوی دیتے پھر رہے ہیں کہ بالغ لڑکیاں بھی مردوں کے سامنے اشعار گا سکتی ہیں، بلکہ فضائی چینلوں میں آلات موسیقی جنہیں شریعت نے حرام کیا ہے کے ساتھ لاکھوں افراد کے سامنے اشعار گانا یہ مفتی جائز قرار دے رہا ہے.

دوم :

جائز اشعار کے اصول و ضوابط اور شروط :

علماء کرام اور مشائخ کی کلام پر غور و فکر اور تدبر کے بعد ان اصول و ضوابط اور شروط کو جمع کرنا ممکن ہے تا کہ اشعار جائز بن سکیں، وہ اصول و ضوابط اور شروط درج ذیل ہیں :

1-مخرب الاخلاق اور حرام کلام سے اشعار خالی ہوں.

2-ان اشعار و اور ترانوں میں آلات موسیقی استعمال نہ کیے گئے ہوں، اور دف بھی مخصوص حالات میں صرف عورتوں کے لیے بجانی جائز ہے، آپ اس کی تفصیل سوال نمبر (20406) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

3-ان آوازوں سے خالی ہوں جو موسیقی کے آلات کی آواز کے مشابہ ہیں؛ کیونکہ ظاہر اور اثر معتبر ہے، اور حرام آلات کی نقل اتارنا جائز نہیں، خاص کر اسکا فی نفسہ اثر برا ہے جیسے حقیقی آلات پیدا کرتے ہیں.

4-اشعار (نظمیں اور ترانے) سننے والے کے لیے عادت نہ ہوں، اور وہ اپنا وقت اسی پر ضائع نہ کرتا پھرے، اور اسے دوسری مستحب اور واجب اشیاء پر فوقیت نہ دے، مثلا قرآن مجید کی تلاوت اور دعوت الی اللہ

5-اشعار پڑھنے والی عورت نہ ہوکہ وہ مردوں کے سامنے اشعار پڑھے، اور نہ ہی نظمیں اور ترانے پڑھنے والا امرد پر فتن شکل اور آواز میں عورتوں کے سامنے اشعار پڑھے.

6-رقیق اور باریک آواز سننے سے اجتناب کیا جائے، اور اس آواز کو بھی جو لہک کر اور اپنے جسم کو گھما اور لہکا کر پڑھی گئی ہو اسے بھی نہ سنا جائے، کیونکہ اس میں فتنہ اور فاسق قسم کے افراد کے مشابہت ہے.

7-کیسٹوں پر موجود تصاویر سے اجتناب کیا جائے، اور اس سے بہتر یہ ہے کہ ویڈیو میں ترانے اور اشعار سے اجتناب کیا جائے، اور خاص کر جب گانے والے کی کچھ حرکات و سکنات شہوت انگیزی کا باعث بنتی ہو، اور فاسق گانے والوں کی مشابہت ہوتی ہو.

8-اشعار پڑھنے کا مقصد صرف کلمات ہوں، نہ کہ لحن و طرب و گانا اور جھومنا.

ذیل میں ہم اہل علم کا کلام پیش کرتے ہیں جو مندرجہ بالا اصول و ضوابط اور شروط پر مشتمل ہے :

1-شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اجمالا یہ بات دینی ضرورت کے تحت معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے صالحین و عبادت گزار، اور زاہد افراد کے لیے مشروع نہیں کیا کہ وہ تالیاں، یا دف یا بانسری وغیرہ بجا کر اشعار پڑھنے کے لیے جمع ہوں، اور اسی طرح یہ بھی کسی کے لیے مباح نہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت و فرمانبرداری سے باہر نکلے، اور کتاب و سنت کی پیروی نہ کرے، نہ تو باطنی امر میں، اور نہ ہی ظاہری امر میں، اور نہ ہی کسی عام شخص کے لیے، اور نہ ہی کسی خاص کے لیے.

لیکن شادی بیاہ کے موقع پر کچھ کھیل کود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح کیا ہے، جس طرح کہ عورتوں کے شادی بیاہ کے موقع پر دف بجانے کی رخصت فرمائی ہے.

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اور عہد مبارک میں کسی بھی مرد نے دف نہیں بجائی، اور نہ ہی تالی بجائی، بلکہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تو یہ ہے کہ :

"تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے، اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں سے مردوں کے ساتھ اور مردوں میں سے عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والوں پر لعنت فرمائی"

اور جب گانا اور دف بجانا اور تالی بجانا عورتوں کا کام تھا : تو سلف رحمہ اللہ ایسا کرنے والے مرد کو مخنث اور ہیجڑا کہتے تھے، اور گانے والے مردوں کو ہیجڑا کہتے، اور یہ انکی کلام میں مشہور ہے" انتہی.

دیکھیں : مجموع الفتاوی (11/565-566).

2-اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اسلامی اشعار (ترانے اور نظمیں) مختلف ہیں، اگر تو سلیم اور صحیح ہوں، اور اس میں خیر و بھلائی کی دعوت دی گئی، اور بھلائی کے کاموں، اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کی یاددہانی کرائی گئی ہو، اور دشمنوں سے اپنی سرزمین اور وطن کے حفاظت کی دعوت ہو، اور دشمنان اسلام کے خلاف تیاری وغیرہ پر مشتمل ہو، تو اسمیں کوئی حرج نہیں.

لیکن اگر اس میں ان اشیاء کے علاوہ معاصی وگناہ، اور مرد و عورت کا اختلاط ہو، یا بے پردگی اور ستر ننگے ہوں، یا کوئی بھی خرابی ہو تو ان کا سننا جائز نہیں" انتہی.

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (437/3).

3-شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

"اگر اسلامی اشعار (یعنی ترانے اور نظمیں) سلیم ہوں تو یہ سلیم اور صحیح ہیں، اور اگر اس میں کوئی منکر و برائی ہو تو یہ منکر ہے....

حاصل یہ ہوا کہ : مطلقا اس میں کچھ کہنا صحیح نہیں، بلکہ دیکھا جائیگا کہ اگر اشعار صحیح اور سلیم ہوں، تو ان میں کوئی حرج نہیں، اور جن اشعار و ترانوں میں منکر و برائی، یا برائی کی دعوت دی گئی ہو تو یہ منکر شمار ہوگی" انتہی.

ماخوذ از : کیسٹ سوال و جواب الجامع الکبیر کیسٹ نمبر الف (90).

4-اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

آپ کے لیے ان گانوں کے بدلے اسلامی نظمیں اور ترانے لینا جائز ہے، جس میں وعظ و حکمت اور عبرت پر مشتمل اشعار ہوں جو دینی غیرت بیدار کریں، اور اسلامی خیالات کو مہمیز دیں، اور شر و برائی اور برائی کے اسباب کو دور بھگائیں، تا کہ اسے سننے اور پڑھنے والا نفس اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف لگے، اور اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی، اور حدود اللہ سے تجاوز کرنے کی نفرت دلا کر شرعی حمایت میں لے آئے، اور جھاد فی سبیل اللہ کی طرف لے کر جائے، لیکن اسے اس کی عادت ہی نہیں بنا لینی چاہیے کہ وہ یہی سنتا اور گنگناتا رہے، بلکہ کبھی کبھار اور مختلف مواقع اور مناسبت، اور اسباب مثلا شادی بیاہ یا جھادی سفر کے لیے ایسا کرے، اور جب دل نیکی اور بھلائی کے کاموں میں سستی و کاہلی کرنے لگے ت واسے ابھارنے کے لیے سنے، اور جب دل برائی کی طرف جانے لگے تو بھی ان سے مدد حاصل کرے، تا کہ وہ برائی سے باز آ کر برائی سے نفرت کرنے لگے" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (533/4).

ہم نے پورا فتوی سوال نمبر (47996) اور (67925) کے جوابات میں نقل کر چکے ہیں، آپ ان سوالات کا مطالعہ کریں.

5-اور شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" بلکہ ان (نظموں اور ترانوں) میں ایک اور آفت و برائی یہ بھی ہے کہ مخرب الاخلاق اور گری ہوئی کلام پر مشتمل گانوں کی طرز اور لہجہ میں یہ اشعار گائے جائیں، اور یہ ترانے مشرقی اور یورپی موسیقی کے قوانین واصول و ضوابط پر کہے گئے ہوں جس سے سامعین رقص و سرور کرنے لگیں، اور انہیں اپنی طبیعت سے خارج کر دیں، تو اس کا مقصد رقص و گانا اور سر لگانا ہے، نہ کہ ذاتی طور پر اشعار، اور یہ ایک نئی مخالفت ہے، جو کہ کفار کے ساتھ مشابہ ہے.

جس کے نتیجہ میں ایک اور مخالفت پیدا ہوتی ہے وہ یہ کہ قرآن مجید سے اعراض کرنے، اور اسے چھوڑنے میں انکی مشابہت پائی جاتی ہے، تو یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس شکوی میں شامل ہونگے، جیسا کہ درج ذیل فرمان میں شکوی نبوی بیان کیا گیا ہے:

.{اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کہینگے کہ میری قوم نے اس قرآن مجید کو چھوڑ دیا تھا}. انتہی.

دیکھیں: تحریم آلات الطرب (181).

6- اور شیخ البانی رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

"اگر تو یہ اشعار (ترانے اور نظمیں) اسلامی معانی و مقاصد پر مشتمل ہوں، اور اس میں گانے بجانے کے آلات دف ڈھول وغیرہ شامل نہ ہو، اور موسیقی کی دھنیں نہ پائی جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن اس کے جواز کے لیے ایک اہم ترین شرط بیان کرنا ضروری ہے: یہ اشعار و نظمیں شرعی مخالفات مثلا غلو وغیرہ سے خالی ہوں، پھر یہاں ایک اور شرط یہ ہے کہ: اسے اس کی عادت نہیں بنا لینی چاہیے؛ کیونکہ عادت بنا لینا اسے قرآن مجید کی تلاوت سے دور کر دیگی، جس کے متعلق سنت نبویہ میں ابھارا گیا ہے، اور اسی طرح اسے شرعی اور مفید علم کے حصول سے بھی دور کر دے گی، اور دعوت الی اللہ سے بھی دور لے جائیگی" انتہی.

دیکھیں: مجلۃ الاصالۃ عدد نمبر (2) تاریخ 15 جمادی الثانی (1413) ہجری.

7- سوال نمبر (11563) کے جواب میں کچھ اصول و ضوابط بیان ہو چکے ہیں، جنہیں ہم یہاں بھی فائدہ کے لیے بیان کر رہے ہیں، لیکن ان کے علاوہ بھی اصول و ضوابط ہیں جن کا اس معاملہ میں خیال رکھنا ضروری ہے:

گانے بجانے کے حرام کردہ آلات نظموں اور ترانوں میں استعمال نہ کیے جائیں.

اتنی کثرت سے نہ سنے جائیں کہ مسلمان کی عادت ہی بن جائے کہ وہ ہر وقت اسی میں لگا رہے، اور اس کی بنا پر فرائض و واجبات ہی ضائع کر بیٹھے.

فاسق و گانے بجانے والوں کے لہجہ و طرز سے مشابہت نہ ہو.

ایسی آوازوں سے خالی ہو جس سے گانے بجانے کے آلات جیسی آواز پیدا ہو.

ایسا سوز نہ ہو کہ اس سے سننے والا جھومنے لگے، اور اسے فتنہ میں ڈال دے، جس طرح گانے سننے والے کرتے ہیں، اور آج کل اکثر نظمیں اور ترانے اسی طرز پر سامنے آ رہے ہیں، حتی کہ طرز اور پر سوز آواز سے لذت میں ڈوب کر سامع ان میں جو معانی پائے جاتے ہیں انکی طرف دھیان ہی نہیں دیتا.

ہم اپنے نظمیں اور ترانے پڑھنے والے مسلمان بھائیوں کو اس پر چوکنا رہنے کا کہتے ہیں کہ کہیں وہ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے فتنے کا سبب نہ بن جائیں، اور اللہ تعالی کی اطاعت فرمانبرداری سے ان کے منہ موڑنے کا باعث نہ بن جائیں.

اور انہیں اسکا علم ہے کہ انکی شکل و صورت کا لڑکے اور لڑکیوں پر کتنا برا اثر ہے، اور ان مجالس کا دورہ کرنے سے آپ کو عجیب طرح کی اشیاء حاصل ہونگی، آپ دیکھینگے کہ کوئی لڑکی نظمیں اور ترانے و اشعار پڑھنے والے سے عشق کر رہی ہے، اور دیکھینگے کہ جب تک وہ فلاں شخص کی آواز نہ سن لے اسے نیند ہی نہیں آتی.

اور کسی کو آپ دیکھیں گے کہ اس نے اپنا نام ہی فلاں اشعار پڑھنے والے کی کی عاشقۃ رکھ لیا ہے، اور مرد و عورتوں کو ان اشعار پڑھنے والوں کی تعظیم و توقیر کرتے ہوئے پائینگے، چنانچہ وہ انہیں اونچے اونچے لقب اور مرتبوں سے نوازیں گے.

حالانکہ ان میں سے کچھ تو بالکل ہی دین پر عمل نہیں کرتے، اور بعض تو بے حیاء قسم کے گانوں میں گرے ہوئے ہیں، اور آڈیو ویب سائٹ وغیرہ میں دیکھیں تو آپ کو عجب العجائب ملینگے، وہ یہ کہ ان نظموں اور ترانوں کو لوڈ کرنے، اور سننے میں غلو ہے، اور قرآن مجید اور علمی تقاریر کو سننے سے اعراض برتتا جا رہا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ سب مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم.